

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ　　　　قیمت سالیانہ مع محصول للعہ

نمبر ۸ - جلد ۹ -　　　　لودیانہ ۲۴ فروری ۱۸۸۱ء　　　　قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

غزنی کے قریب ہنگامہ مچ رہا ہے = **جنرل رابرٹس** کو تلوار عزت اور آزادی شہر لنڈن عطا ہوئی ہے = **امیر کابل** نے ترکستان کا نصف محاصل چھوڑ دیا ہے = **بیروٹ** کے عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک سخت جنگ ہوا ہے = **ایوب خان** انگریزوں کے برخلاف ہرات میں فوجیں جمع کر رہا ہے = **شیر علی** کی وفات کے بعد بھی روسی جنرل کافمین نے یعقوبخان کو لکھا تھا کہ مت گھبراؤ ہم حاضر ہیں = **خبر ہے** کہ روسی ادھر تو امیر عبد الرحمان خان سے سازش کر رہے ہیں اور اُدھر ایوب خان سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تیرے طرفدار ہیں = **سرداران مرو** کہتے ہیں کہ ہم مرتے دم تک روس کے قبضہ میں نہیں آتے = **محمد کاظم خان** کو امیر نے گورنر خوست مقرر کیا ہے = **محمد جان** امیر عبد الرحمان خان کو کہتا ہے کہ تم ہرگز ہندوستان کو مت جاؤ اگر جاؤ گے تو پچھتاؤ گے = **افواہ ہے** کہ محمد جان جلال آباد و شنوار کے علاقوں کے سرداروں سے خفیہ خط و کتابت کر رہا ہے = **علی مسجد** کے قلعہ پر اب خیبریوں کا عمل دخل ہے = **سلطان روم** خوش ہوتا ہے کہ جو کچھ روس نے افغانوں کو اشتعال دیکر انگریزوں سے کیا ہے وہ اچھا کیا ہے = **یونان** عنقریب اپنی کارروائی میں کامیاب ہوا چاہتا ہے = **چین** والے اسبات پر غور کر رہے ہیں کہ کیوں روس نے امیر شیر علی سے انگریزوں کے برخلاف خفیہ خط و کتابت کری = **انگلستان** کے جنگی کاموں میں ساڑھے سولہ کروڑ روپیہ سال حال میں خرچ ہوگا = **امریکہ** کے ایک پاگل خانہ میں آگ لگی جسکے صدمہ سے ۵۰۰ پاگل جل مرے = **شاہ ایران** اپنی فوج میں روسی سپاہیوں کو بھرتی کرنے لگا ہے چنانچہ اب دو رجمنٹ روسیوں کی موجود ہیں = **زار روس** رعایا پر سخت ٹیکس لگا رہا ہے = **باشندگان سرکیشیا** نے روس کے برخلاف بغاوت کا علم کھڑا کر دیا ہے = **کابل** میں لوگوں کا سپاہ میں بھرتی ہونا برابر جاری ہے = **ایوبخان** نے جنرل کافمین سے جو روپیہ طلب کیا تھا اُسنے دینے سے انکار کر دیا ہے = **عبد الرحمان** نے ابھی تک پشاور میں آنیکے ارادہ کو ترک نہیں کیا ہے = **سنا جاتا ہے** کہ قندھار کے خالی کر دینے اور فوج کو وہاں سے بلانے کی طیاریاں ہو رہی ہیں = **پشاور** میں جو پانچ سمرقندی وارد ہیں اُنپر شبہ ہے کہ وے جاسوس ہیں = **امیر کابل** نے حکم جاری کیا ہے کہ جو شخص فوج میں بھرتی ہونے سے انکار کرے اُسکو جیلخانہ میں داخل کیا جاوے = کابل میں بڑی تیزی کے ساتھ ہتھیار بنائے جاتے ہیں = **اجکل کابل** کی حالت خراب ہے کیونکہ وہاں چوریاں اور سینہ زوریاں برابر ہوتی ہیں = **خبر ہے** کہ بریلی کالج پھر جاری ہوگا = درہ کوہاٹ میں چونکہ امن کی حالت نہیں ہے اسواسطے تجویز ہوا ہے کہ ڈاک کے خطوط وغیرہ اُسطرف سے نہ بھیجے جائیں بلکہ لودیانہ و پشاور سے ہو کر جائیں = **مشہور ہے** کہ پریس ایکٹ

نور افشاں

—کابل کی خبروں سے معلوم ہوا کہ جو لوگ پشاور او کابل میں آمد و رفت رکھتے ہیں اُنکی بہت نگرانی کیجاتی ہے۔ چنانچہ صاحب پانیر اخبار تحریر فرماتے ہیں کہ جلال آباد میں ہر شخص کی تلاشی لیجاتی ہے اور غور سے دیکھا جاتا ہے کہ اُسکے پاس کوئی چٹھی تو نہیں ہے۔ مقام بساول میں شنواری جرگے جو سنگو خیل مشہور ہیں اُنہوں نے ایک قافلہ کو لوٹ لیا ہے۔ سُنا ہے کہ گورنر لالپورہ ان لٹیروں کی سزادہی کیواسطے تیاری کر رہا ہے۔ امیر کی نسبت مشہور ہے کہ بل لکھ لکھ کر زر کثیر وصول کر رہے ہیں اور کابل کے مہاجن خوشی کے ساتھ نقد روپیہ دیکر یہہ بل خریدتے ہیں۔ یہہ جو تجویز تھی کہ سرکاری ڈاک پشاور اور کابل کے درمیان میں قایم ہو ہنوز تجویز مذکورہ بالا امیر کے پیش نظر ہے۔ میر بچہ کسیقدر ہزاریوں پر فتح حاصل کر کے کابل کو واپس چلا گیا ہے۔ امیر کی خواہش تھی کہ محمد جان کوہستانی فوج کی کمان کریں لیکن محمد جان نے منظور نہیں کیا ہے بلکہ یہہ کہا ہے کہ اگر غیر ملک سے کوئی غنیم مثل انگریزوں کے آئے تو میں جنگ کرونگا لیکن خانہ جنگی کرنا نہیں چاہتا۔ افغانوں کے مقابلہ کیواسطے میں نہ جاؤنگا۔ خبر ہے کہ حبیب اللہ خان اور حسن علیخان عرب سے واپس آکر ایران میں چلے گئے ہیں۔ کابل کے باہر امیر عبد الرحمان کی حکومت کوئی نہیں مانتا +

—احسن الاخبار میں لکھا ہے کہ جو خبریں آجکل افغانستان سے متواتر آرہی ہیں اُنسے یہہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عنقریب کابل میں آتش بسبب طرفداران یعقوبخان امیر معزول کے مشتعل ہونے والی ہے۔ وردکیوں اور کوہستانیوں نے امیر عبد الرحمان کو علانیہ مالگذاری کا روپیہ دینے سے انکار کیا اور آمادہ فساد معلوم ہوتے ہیں۔ اور راستے آمد و رفت کے جو مابین کابل اور ہندوستان کے ہیں وہ بسبب لوٹ مار رہزنوں کے بالکل مسدود و بے امن ہو رہے ہیں بلکہ تمام رعایا کابل کی امیر کی مخالفت پر مستعد اور سرگرم ہے صرف ہرات سے ایوبخان کے آنیکا انتظار ہے +

اگر کابل کی یہی حالت رہی تو کچھ دنوں بعد سنا جائیگا کہ امیر عبد الرحمان بعد بڑی سخت جنگ کے قید ہوئے یا قتل کر دئے گئے اور اگر انکی حیات مستعار باقی ہوگی تو کابل سے فرار ہو کر اپنے پرانے دوست جنرل کافمین گورنر ترکستان کے پاس تاشقند میں چلے جائینگے یا ہندوستان میں آنکر مثل شیر علی والی قندھار سابق کے گورنمنٹ ہند سے خواستگار پنشن ہونگے۔ گو دونوں صورتوں میں سرکار انگریزی کو اس ہنگامہ سے کسیقدر تعلق ضرور ہوگا مگر صورت آخر الذکر زیادہ تر غور کے لایق ہوگی۔ پس ہماری رائے میں گورنمنٹ انگلستان کو مناسب ہے کہ بجائے قبضہ قندھار کے ایک برگیڈ یا دو ہزار فوج پیدل اور سوار کا خاص قلعہ جلال آباد میں مقرر کرے اور کچھ فوج درے خیبر پر بھی رکھنی لازم ہے تاکہ خیبری اور آفریدی جرگے کسی وقت میں سد راہ نہ ہو سکیں اور مزاحمت نہ کرنے پاویں۔ اس طریق سے اُمید قوی ہے کہ امیر عبد الرحمان خان حکومت کابل پر بحال رہ سکتا ہے ورنہ کوئی دوسرا طریق نہیں ہے جس سے امیر حال تخت کابل پر بخوف بیٹھا رہے +

—جو کاغذات ولایت میں روس کی خفیہ کارروائی کی بابت شایع ہوئے ہیں اُنسے صاف یہہ ظاہر ہو گیا کہ امیر شیر علیخان کو روس نے شہ ملک دی تھی کہ انگریزوں سے انحراف کرے اور عہد نامہ کو توڑدے۔ روس کا خاص یہہ منشا تھا کہ اگر امیر انگریزوں سے لڑیگا تو خود کمزور ہوگا اور انگریزونکو کمزور کریگا۔ سو وہ نخود تخت سے دست بردار ہو کر مزار شریف میں چل بسا۔ اگرچہ ہماری سرکار کی فتح ہوئی اور بازی ہمارے ہی ہاتھ آئی مگر لاکھوں جانور اور ہزاروں انسان اور کروڑوں روپیہ برباد ہو گیا۔ اب ہم پھر سنتے ہیں کہ کابل میں روسی سفیر آیا ہے اگر یہہ بات سچ ہے تو پھر عبد الرحمان کو بھی ہماری طرف سے برانگیختہ کریگا اور افغانستان میں پھر غدر ہوگا +

اُن خطوط سے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے روس کی دغابازی صاف عیاں ہے کہ حقیقت میں کسی قوم کے ساتھ عہد باندھکے صداقت سے اپنے وعدہ کو پورا نہیں کرتا ہے ہاں اگرچہ پورا کرنے میں روس کا مطلب حاصل ہو تو وہ اسکو پورا کریگا ورنہ دوستی کو ترک کر کے دوست کو مثل امیر کابل ہلاکت کے پنجہ میں ڈال دیتا ہے۔ عجیب بات یہہ نظر آتی ہے کہ امیر عبد الرحمان خان روسیا کے فریب سے خبردار نہیں ہوتا ہے +

—کلکتہ یونیورسٹی میں جو طالب علم پاس ہوئے ہیں وے تعداد میں ۱۵۵ ہیں جنمیں سے ۱۷ طلبہ نے اوّل درجہ میں پاس کیا ہے۔ اور ممالک مغربی و شمالی کیواسطے امتحان انگلو ورنیکولر میں ۱۴۷ طالب علم پاس ہوئے۔ اور ورنیکولر میں ۳۴۸ پاس ہوئے۔ انگلو ورنیکولر مڈل اسکولوں کے جو علاقہ الموڑہ و بریلی و لکھنؤ و گورکھپور و اعظم گڑھ و مرٹھ و جونپور۔ و کانپور۔ غازیپور۔ سہارنپور کے

بقیہ کیمیا کا بیان

تیسری گفتگو

بھلا اور بھی کسی ترکیب سے ہوا نکالی جاتی ہے +

ہاں ایک کل سے ہوا نکالی جاتی ہے جسکا نام زبان انگریزی میں ایر پمپ ہے یعنے ہوا کا نکالنے والا جیسے مونہہ کے زور سے ہوا کھینچلیتے ہیں اسیطرح وہ بھی بالکل ہوا کھینچ لیتی ہے +

اگر بڑی گرمی سے پانی یا اور کوئی چیز کھولایجاوے تو اندھن کی کیفیت ہو +

ہاں اندھن کی بھی کیفیت ہے اور تاؤ کھانے کا خطرہ نہیں کیونکہ تھوڑی گرمی اُسکو پہونچی ہے چنانچہ ولایت میں جب مصری بناتے ہیں تب اسیطرح ہوا نکالکر بناتے ہیں +

ابھی جو آپ نے اوس کا ذکر فرمایا سو میں نے دیکھا ہے کہ کسی رات کو پڑتی ہے اور کسی رات کو نہیں +

سورج کے چھپنے کے بعد گرمی اُسکی موقوف ہوتی ہے اور زمین خصوصاً گھاس گرمی کی خود کان ڈکٹر ہے اور ہوا نن کنڈکٹر ہے اسی سبب سے زمین پہلے ٹھنڈی ہوجاتی ہے اور بخار ٹھنڈی زمین پر رہتا ہے جیسے دیگ کے سرپوش پر جمتا ہے +

ہاں یہہ تو ثابت ہے پر ہمارے سوال کا جواب نہ ملا کہ کسی رات اوس پڑتی ہے اور کسی رات نہیں +

جس رات ابر ہوتا ہے اوس نہیں گرتی کیونکہ زمین جیسے نن کنڈکٹر ہے ویسے ہی بدلی بھی کنڈکٹر ہے برخلاف ہوا کے تو یہہ دونوں آپس میں گرمی لیتے دیتے ہیں اور زمین ٹھنڈی نہیں ہونے پاتی +

خوب یہہ تو معلوم ہوا پر یہہ علم بھی کبھی کام آیا ہے +

ہاں اسی علم سے ہندوستان میں برف بنتی ہے چنانچہ پہلے زمین پر پیال بچھا لیتے ہیں +

کسلیے پیال بچھاتے ہیں +

اسلیے کہ سوکھی گھاس مثل لکڑی کے نن کنڈکٹر ہے زمین کی گرمی اُٹھنے نہیں دیتی اور اُسپر بے روغن چینی مٹی کا باسن پانی سیت رکھتے ہیں اور پانی گرمی کے ساتھ اُسکے مسامات سے نکلتا ہے جیسے کہ آدمی کے بدن کی گرمی مسامات سے پسینے کے ساتھ نکلتی ہے اور روئے آب سے بھی گرمی اُٹھتی ہے اور پھر ہوا سے نہیں پاتی۔ اس سبب سے پانی جمکر برف ہو جاتا ہے اور اگر بدلی ہو تو اُسکی گرمی پانی میں داخل ہوتی ہے اور برف نہیں جمتی +

ہاں میں نے بھی دیکھا ہے کہ بدلی کی راتوں میں برف نہیں جمتی پر اُسکا سبب معلوم نہ تھا۔ آپ کہیے کہ اسکا کیا سبب ہے جو ہمیشہ گھر اور درختوں سے دور میدانوں میں برف بنتی ہے +

اسکا یہہ سبب ہے کہ اگر گھر اور درختوں کے نزدیک ہو تو اُنکی گرمی جو بدلی سے بھی زیادہ ہے پانی میں سرایت کرے پس کیونکر برف جمے +

شاید اسیواسطے لوئی اور پیال برف کے خزانے پر بچھاتے ہیں کہ ہوا اور زمین کی گرمی کو روکے +

البتہ یہہ دونوں چیزیں نن کنڈکٹر ہیں +

ایک اور بات ہمنے دیکھی ہے کہ جب برف پڑا ہوا پانی گلاس میں رکھا جاوے تو اُس کے باہر وار کچھ اوس سی جم جاتی ہے وہ کیا ہے +

شیشہ تو برف کے پانی سے بہ نسبت ہوا کے زیادہ ٹھنڈا ہوا پس ہوا کی گرمی اُسپر مثل بخار کے جم گئی اور جمتی رہیگی جبتک اوس پانی کی گرمی ہوا کی گرمی کے برابر نہ ہو +

ہاں اسیطرح شیشے یا جلادار فلزات پر بھاپ تہہ کی دیویں تو وہ جب دھات یا اور کوئی جسم منجمد جسکو انگریزی زبان میں سالڈ کہتے ہیں سات آٹھ سو درجے تک تھرما میٹر کے گرم کیا جائے تب روشن ہوجاتا ہے +

یہہ تو بڑی گرمی ہے اور بتی جو تھوڑی گرمی سے روشن ہوجاتی ہے اسکا کیا سبب +

بتی کی روشنی اور سبب سے ہے اُسکا ذکر آگے ہوگا +

اگر دو قسم کی چیز آگ کے پاس رکھی جاوے تو ایک بہ نسبت دوسرے کے جلد گرم ہوتی ہے اسکا کیا سبب +

ایک کو گرمی کے قبول کرنیکی طاقت زیادہ ہوگی بہ نسبت دوسرے کی +

ہاں شاید ایک شے حرارت کی خوب کنڈکٹر ہے بہ نسبت دوسرے کی یہی سبب ہے +

نہیں یہہ سبب نہیں پر ہم بتاتے ہیں مثلاً سیسا اور کھڑی مٹی کی دھوکنی اور سیر بھر دودھ جدا جدا ایک تنور میں رکھو پہلے سب سے سیسا تنور کے برابر گرم ہوگا بعد اسکے کھڑی مٹی نس پیچھے دودھ اور اگرچہ یہہ دونوں دیر میں گرم ہوتے ہیں پر اُنکے گرم ہونے تک سیسا اُسی حال پر رہتا ہے اور اُسکی گرمی کچھ نہیں بڑھتی +

دودھ اور کھڑی مٹی نے دیر تک گرمی پائی لیکن اُنکی گرمی محسوس کیوں نہ ہوئی +

باقی آئندہ

بقیہ عہدہ امامت کی تعلیم واجبی آئین اور اُس آئین کی طریق تحصیل کا تذکرہ

اعتراض کیا جاتا ہے کہ رسولوں میں سے بعض ناخواندہ اور عوام میں سے تھے (اعمال ۴-۱۳) اُسکا ہم پہلا یہہ جواب دیتے ہیں کہ رسولوں نے یہودی ربّی یا یونانی فیلسوف ہونے کے لئے تعلیم نہ پائی تھی اور دوسرا لیکن ساڑھے تین برس تک اُستاد وں کی اُستادگی خاص تعلیم کے زیر سایہ رہی - اُسکی تعلیم سادہ غیر مشکوک اور بری الخطا تھی - نہ قاصر اور نہ وافر تھے تیسرا اُنکی تعلیمات کے دلایل معجزے تھے چوتھا غیر زبان میں بولنے کی طاقت اُنہیں بلا سیکھے عطا ہوئی - پانچواں وے روحونکو پہچان سکتے تھے کیا ایسے آدمی جاہل تھے ؟ اور کیا تعلیم کی عدم ضرورت کا یہہ ثبوت ہے ؟ برخلاف اُسکے علم اُنکے لئے اسقدر ضرور تھا کہ خدا نے معجزے کر کرکے اُنہیں عالم بنایا الحاصل مجھے گمان ہے کہ کسی زمانہ یا ملک میں خادم الدین کے جاہل اور ناخواندہ ہونیکے لئے نوشتوں یا کسی اور طور سے صحیح دلیل پیدا کرنا بہت ہی مشکل ہوگا +

سوال دویم - ہندوستان میں خادمان دین کو استعداد کے کس درجہ تک تعلیم ہونی چاہئیے +

اس سوال کے تسلّی پذیر جواب دینیکے لئے ضرور ہے کہ ہم اوّل عہدہ امامت کی شان و منزلت پر اور امور سودمند کی قدر و ضرورت پر جو خادم الدین کو سونپی جاتی ہیں اور اُس علم کی عظمت پر جسکا اُسے علم ہونا چاہئے اور دشمنوں پر جنکا اُسے مقابلہ کرنا ضرور ہے غور سے خیال کریں کیا بادشاہوں کے بادشاہ کے ایلچی ہونیکی بہ نسبت کوئی اور زیادہ عزت والا عہدہ ہے ؟ +

کیا فانی انسان کو خدا کی بزرگی اور غیر فانی روح کی نجات کی بہ نسبت کوئی اور زیادہ تر سودمند امور سونپے گئے ہیں +

کیا اُس علم کی بہ نسبت جو دنیا کی نہایت مشوش مسایل کو حل کرنا جو خدا تعالےٰ اور انسان کی غیر فانی روح کی بابت گناہ موت عدالت اور دوزخ کی بابت گناہ کی مغفرت اور پاکیزگی اور حیات ابدی کی بابت بیان کرتا ہے - کوئی اور علم زیادہ تر وسیع اور اعلےٰ ہے ؟ اور کیا کوئی اور بھی ہم ہے جسکی برخلاف شیطان بمعہ اپنی برزخی حمتوں اور دنیا کی ناپاک طاقتوں کی صف آرائی جو ہمیشہ ہلاکت کی نئی کلیں ایجاد کرتا ہمیشہ قوی تر فوجیں جمع کرتا ہر منصوبہ باندھتا حیلہ بازی کرتا صدیوں سے صدیوں تک متواتر یکساں غیض سے گرجتا اور ہنگامہ کرتا رہتا ہے ؟ اگر کسی اور کا کام خادم الدین کی نسبت بڑھکر ہے اور اُسکا دشمن بھی شیطان کی نسبت بڑھکر ہو تو وہ شخص اوّل درجہ پر اور خادم الدین دویم درجہ پر ہوگا - لیکن اگر نہ ہو - اور اگر ہندوستان میں روح قیمتی اور کام بڑا اور شیطان مختفی ہے تو اس ملک میں خادم الدین کو سب سے اعلےٰ اور عمدہ تعلیم حاصل کرنا ضرور ہے - جب ہم کہتے ہیں کہ خادم الدین کو ملک کی سب سے عمدہ تعلیم پانی چاہئیے تو اس سے ہماری مراد یہہ نہیں کہ سارا علم جو اور لوگ تحصیل کرتے ہیں وہ بھی ضرور کرے - اور یا کہ وہ ڈاکٹر کی نسبت طبابت میں زیادہ عالم ہو - یا وکیل کی نسبت زیادہ قانون دان ہو - یا سب سے عمدہ ناظم یا بہترین انجنیر ہو - زندگی اسقدر کوتاہ ہے - اور علم کا میدان اسقدر وسیع اور ایسا جلدی زیادہ تر وسیع ہوتا جاتا ہے - کہ ہمارے طالب العلم اُسکو پورا پورا نہیں سیکھ سکتے - ہاں اگر وے سب ایسے فیلسوف ہوں جیسے ہمبولٹ صاحب تھے - اُنکو اُن سب کی حاجت نہیں - بہتیری کتابیں ہیں جنکا پڑھنا اُنکے لئے صرف تضیع اوقات ہے - اور بعضے ہیں جو اُنہیں بہت پڑھنی چاہئے اسلئے ایک عمدہ انتخاب تعلیم کا مجھے بہت ضروری معلوم ہوتا ہے - اور کہ کون سے علم اس انتخاب میں داخل ہونے چاہئیے اُنکا ذکر تھوڑی دیر بعد کرینگے پس ہمارے خادمان دین کو کسیقدر دنیوی واقفیت بھی ضرور ہے اور اُسکی تربیت ایسی ہونی چاہئیے - جو اُنکی آنکھوں کو کھولے - کہ دشمن کی لشکرگاہ میں کیا ہو رہا ہے - اپنے کام یا صیغہ میں اُنہیں چاہئیے - کہ مخالفوں کے نہایت عالموں کے سکھلانے کے لایق اُستاد ہوں - اور اُنکی عقلی تربیت ایسی کامل ہونی چاہئیے کہ جب کبھی کوئی بڑا اخلاقی یا دینی سوال ملک میں برپا ہو تو وہ اُسے جلد گرفت کر سکیں اور باصحت اُسکی تحقیقات کر سکیں اور عام رائے کی خوب درستی اور زور سے ہدایت کر سکیں اُس اعلیٰ درجہ کی ضرورت اسباب ذیل سے ظاہر ہوگی +

(۱) چونکہ ہندوستان میں بہت بڑے عالم شخص ہیں اور جیسے غریبوں اور جاہلونکو ویسے ہی اُنکو انجیل کے وعظ اور تعلیم کی ضرورت ہے مسیحی مذہب کسی صورت میں یکطرفہ مذہب نہیں ہے +

(۲) جیسا اور ملکوں میں ویسا ہی ہندوستان میں ہم تندرستی زر فوج اور سلطنت جاہل حاکموں وکیلوں اور سرداروں کو نہیں سونپتے تو کیا بیش قیمت روحیں ایسے

شخصوں کے ہاتھ سونپ سکتے ہیں جو بجائے ہنرمند محنتی ہونیکے (جنکو پشیمان ہونیکی حاجت نہیں ہے) صرف ناکارے خام دست ہیں اور ہر قدم پر شرمندہ ہوتے ہیں +

(۳) ضرور ہے کہ خادم الدین عام رائے کے ہادی ہوں نہ کہ پیرو اور جسقدر علم اور عقلی تربیت زیادہ رکھتے ہوں اتنا ہی زیادہ جلدی لوگ انکی ہدایت کا اعتبار اور پیچھا کرینگے + باقی آئندہ

مراسلات

شاہراہ یا شریعت نمبر ۲

گذشتہ ہفتہ میں مختصراً یہہ بیان کیا تھا کہ خدا کا ماننا کیا ہے اور ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہہ پہلے سوال کا جواب تھا - اب دوسری طرف پر متوجہ ہوں کہ اُس خدا کا جسکو ہم مانیں حق ہو کہ ہمسے تین چیزوں کی اُمید رکھ سکے +

۱ - اول یہہ کہ ہم اُسکو سارے دل سے پیار کر سکیں بت پرستوں کے معبود کبھی گمان نہیں کر سکتے کہ لوگ اُنکو پیار کر سکتے ہیں - اول تو اُنکے چلن اور شباہت ایسی ہے کہ کوئی انکو پیار نہیں کر سکتا - اکثر اُنھیں سے چور ٹھگ بدکار اور شرابی کی شکل میں ظاہر کئے جاتے ہیں - کیوں ہمکو قید خانہ یا پھانسی نصیب ہوتی ہے جبکہ ہم وہی کریں جو کہ ان معبودوں کو گوارا ہے اور کیوں ہم مجلس سے خارج کئے جاویں - کیا ہم اس نمونہ کے معبودوں کو پیار کر سکتے ہیں - یہہ تو بجائے خود رہا ذرہ یہہ سوچو کہ اُنکی شکل کیسی ہے - مثلاً کالی جس کے حال میں بہت سے پرستار ہیں ایک دہشت ناک شکل ہے اور اُسکے ہاتھ میں ہتھیار اور گلے میں آدمیوں کی سروں کا ہار ہوتا ہے - اُسکے ماننے والونکا یہہ خیال ہے کہ خون کرنے سے بڑھکر اُسکو کوئی چیز خوش نہیں کر سکتی - کیا کوئی ایسے خدا کو پیار کر سکتا ہے - ہرگز نہیں - بجز ہندو دیوتاؤں مثلاً گنیش - ہنومان - جگنناتھ کو دیکھو - وا ہرگز ہرگز ایسے خداؤنکو پیار نہیں کرینگے - ہاں اُن کے ماننیوالے بھی اُنسے گھن کھاتے ہیں اور انکی پوجا صرف کسی خاص سبب سے کرتے ہیں - لیکن سچے خدا کا حق ہے کہ ہم اُسکو سب سے بڑھکر پیار کریں - خداوند مسیح نے جبکہ وہ دنیا پر تھا فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ خدائے واحد اور زندہ کو اپنے سارے دل اور جان اور طاقت سے پیار کریں - خواہ ہمکو ماں باپ چھوڑ کر صلیب اُٹھانا بھی ہو - بائبل شریف میں ایسے خدا کا ذکر ہے جو کہ صاف پاک اور محبت ہے وہ ہمسے محبت کرتا ہے چنانچہ جب ضرورت ہوئی اُسنے اپنے اکلوتے کو ہمسے دریغ نہ کیا بلکہ اِسلئے اِس گندی اور پر گناہ دنیا میں بھیج دیا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے - یہہ خدا اور ابن وحید اِس لایق ہے کہ ہم اُسے پیار کریں +

۲ - دوم یہہ کہ اُسکا حق ہو کہ ہم اُسکی پوری فرمانبرداری کریں - ایک شخص سے سوال کیا گیا تھا کہ فرشتے خدا کی کیونکر تابعداری کرتے اُسنے جواب دیا کہ وہ کبھی کیوں یا کس نے کا سوال درمیان نہیں لاتے - ہم سب کو یہہ معلوم ہے کہ خدا دانا ہے - اِسواسطے ضرور ہے کہ جو وہ ہمکو حکم کرے فی الفور اُسے مان کر بجا لاویں + آجکل ایسے لوگ کمیاب نہیں ہیں جو کہ فوراً یہہ کہہ دیتے ہیں کہ کیوں ہم یوں کریں یا ووں یا کیوں خدا نے اِسطرح کیا یا اُسطرح - اسکا نام فرمانبرداری نہیں بلکہ اُسکا عکس ہے - ہمارا مدعا یہہ ہرگز نہ ہو کہ ہم کیوں فلانی بات کریں جو کہ خدا کہتا ہے بلکہ یہہ کہ خدا ایسا کہتا ہے کہ نہیں اگر کہتا ہے تو فی الفور مان لو اگر نہیں تو چھوڑ دو - مسیح فرماتا ہے کہ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو میرے پاس آؤ اور میں تمکو آرام دونگا مگر کسی اور کی معرفت ایسی کہاں (ہمارا فرض یہہ ہے کہ دریافت کریں کہ آیا اُسنے ایسا کیا ہے کہ نہیں - اور اگر کہا ہو تو جبکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ لاریب گناہ سے پاک اور صاف ہے کہ وہ محبت مجسم ہے کہ وہ ہماری بھلائی دل و جان سے چاہتا ہے تو ضرور ہے کہ ہم اپنے تئیں اُسکے پاؤں پر ڈال دیں اور کہیں اے خداوند ہمپر رحم کر اور وہ ضرور ہمکو اپنی گود میں لیکر آرام دیگا - اُسنے ہمکو سکھایا ہے کہ یہہ کہیں "تیری مرضی جیسی آسمان پر نیز زمین پر بھی پوری ہووے" اِسکے یہی معنے ہیں کہ جیسے آسمان پر تیری فرمانبرداری ہے ویسے زمین پر بھی ہووے - اب خود غور کرو کہ کس خدا کی فرمانبرداری کا جواب ہلکا ہے اور کس خدا کی تابعداری کرتا ہے +

۳ - سویم کہ اُسکا حق ہے کہ ہم اُسکی صاف اور سچے دل سے بندگی کریں بندگی کے معنے ایک ایسی شکل اختیار کرنا ہے کہ اُسکے لایق ہو - اور ہم گنہگار کس شکل میں اُسکے لایق ہو سکتے ہیں - داؤد فرماتا ہے آؤ ہم جھکیں اور سجدہ کریں اور خداوند کو جو ہمارا بنانیوالا ہے گھٹنے ٹیکیں - ہاں ہمکو ویسے عاجز تایب اور خاکسار ہونا ہے - یہی بندگی ہے نہ جیسا کہ لوگ خیال کرتے ہیں چند الفاظ کا دہرانا جنگلوں میں جاکر گوشہ نشینی ہونا وغیرہ - عبادت یہہ ہے کہ ہم اُسکی طبیعت اور خصلت حاصل کرنیکی کوشش کریں پانچ یا دس وقت نہیں بلکہ ہمیشہ - چاہئے

کہ اُسکا نام ہمارے دلوں میں ہو جبکہ ہم سوتے ہیں اور لبوں پر جبکہ ہم جاگتے ہیں۔ چاہیئے کہ ہم قولاً فعلاً خیالاً جو کچھ کریں صرف اُسکا جلال ظاہر کرنیکو کریں۔ جو لوگ کہ صرف اپنی نیکی پر بھروسا رکھتے ہیں کب خدا کی بندگی کر سکتے ہیں۔ بندگی کے معنے بندہ ہونا ہے یعنے عاجز غریز و چاہیئے کہ ہم اپنے گناہ معلوم کریں اور انکو سچے اور حقیقی مددگار پاس لیجاویں +

اگر بندگی کے یہہ معنے ہیں تو اور معبود کس لائق ہیں کہ ہم ایسی شکل اختیار کرکے اُنکی بندگی کریں۔ کیا یہہ نہیں کہ اُنکو توڑیں اور پٹک دیں۔ کلام الٰہی فرماتا ہے کہ خدا بالکل بت پرستی اور بتونکو نیست کریگا۔ ہوشیار رہو مبادا کہ تم دین یا دولت یا ماں باپ یا اور کسی چیز کو معبود نہ بنالو + باقی آئندہ

منقولات

خفیہ خط وکتابت روس

حال میں جو خفیہ خط وکتابت امیر شیر علیخان مرحوم اور ارکان گورنمنٹ روس کی شایع ہوئی ہے اُسکو دیکھکر ہمارے ملک کے لوگ طرح طرح کے خیالات ظاہر کر رہے ہیں بہت سے لوگ تو اس معاملہ میں اپنی یہہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ روس ہمیشہ ہندوستان کے لینے کے واسطے کوشش کرتا ہے اور یہہ خفیہ خط وکتابت صاف صاف بتاتی ہے کہ وہ ہمارا اور ہماری گورنمنٹ کا قطعی دشمن ہے بعض اہل الرائے کا مقولہ ہے کہ یہہ خط وکتابت مشتبہ ہے اگر روس کا یہی منشا تھا کہ وہ امیر شیر علیخان کو مدد دے جیسا کہ تحریریں منہہ سے بول رہی ہیں تو اُسنے کیوں نہیں مدد دی بعض یہہ بھی کہنے کو مستعد ہیں کہ بغور جب اس خط وکتابت کو دیکھا جاتا ہے تو کوئی الزام روس پر نہیں آتا لیکن اسبارے میں ہماری رائے اور ہی ہے جسپر ہمارے معصر غور کریں +

ہم کہتے ہیں یہہ خط وکتابت صاف صاف کہہ رہی ہے کہ جو کچھ ارکان روس نے امیر شیر علیخان سے خط وکتابت کی ہے وہ ایسی ہے جیسی کہ ایک خلیق آدمی کیا کرتا ہے تاکہ مکتوب الیہ زیادہ مایوس نہو جسطرح ہماری گورنمنٹ اپنے دوستوں کی تعداد کو بڑھانا چاہتی ہے اسی طرح روس بھی کوشش کر رہا ہے اور اُسنے چاہا کہ امیر شیر علی میرا دوست ہو جاوے جب ہمارا دوست شیر علی جو ہمارا دوست مگر ہمارا بنایا ہوا تھا اُسکا دوست ارادہ بنا دیکھو خط وکتابت میں تو اُس کو موقع ہاتھ آیا کہ ان دنوں میں جو بگڑی ہے آؤ حال ہی دریافت کریں کہ کیا ہے امیر شیر علی نے متعدد چٹھیوں میں اپنا دکھڑا رو دیا اور روس سنتا رہا اور بباعث پالیسی ملک اُسکو تھپکتا رہا۔ شیر علی ایک بیوقوف آدمی تھا جسنے یہہ نہ جانا کہ میں زاری کا جال پھیلا کر دولتیں لڑانا چاہتا ہوں یہہ کارروائی میری چلجاوے گی یا نہیں اُسنے سچے اصول کو نہ برتا جو بات کہ اُسکی طبیعت کے خلاف ہوئی تلون کے سبب دل میں غبار بیٹھاتا رہا اور روس کو اپنا دمساز جانا اُسکو دل یہہ خیال کر لینا واجب تھا کہ جنسے میں نے سب کچھ حاصل کیا جب میں اُنسے بگاڑتا ہوں تو اُنسے ملکر کہ جنکے ہاتھ لگیں گے اُنسے یہہ نہ خیال کیا مگر روس نے یہہ خیال کیا کہ جب یہہ اُنکا ہی نہ ہوا جنسے نیا عزت پائی تو ہمارا کب ہوگا اُنسے امیر شیر علی کو باتوں میں ٹالا مگر یہہ نہ سمجھا اور آخر کار آپ ہی تکلیف نہ اُٹھائی بلکہ اپنا تحفہ تکلیف ملک کو وہ دے گیا ہے اور اُسکے دفعیہ کیواسطے آجتک کوششیں کیجاتی ہیں مگر تکلیفوں اور غیر امن وامان کی حالتیں کم نہیں ہوتیں چنانچہ پرسوں کا واقعہ بول رہا تھا کہ غزنی میں فساد مچ رہا ہے +

اس میں شک نہیں ہے کہ یہہ خفیہ خط وکتابت ایسی ہے کہ یکلخت اُسکو دیکھکر خیالات رجوع ہوتے ہیں کہ روس ہمارا دشمن ہے اور وہ ہندوستان میں آنے کی کوشش کرتا ہے مگر کچھ دیر بعد تامل کرکے جو اس امر کو مدبرانہ خیالات کے ساتھ سوچا جاتا ہے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ شیر علی کی سخت بیوقوفی تھی کہ اُسنے اپنی نا ملایم کارروائی سے اپنا اور اپنے ملک کا ہی کھوج نہیں کھویا تھا بلکہ کوشش کی تھی کہ دو زبردست سلطنتوں میں خون خرابے ڈالوائے لیکن چونکہ یہہ دونوں یورپین گورنمنٹیں شائستگی کے لباس سے فریب میں بال بال بچ گئیں اور وہ نہ ہوا جو دنیا پکار رہی تھی +

کابل وقندھار

افسوس ہمنے ان دونوں ملکوں کو اپنی مٹھی میں لیکر ایک تو چھوڑ چکے ہیں اور دوسرے کو اغلب ہے کہ بہت جلد چھوڑ دیں +

جسکو ہمنے چھوڑ دیا اُسکی طرف سے اسوقت تک اطمینان نہیں ہے حالانکہ اطمینان وامن کے واسطے چھوڑا تھا ہاں ہم عبدالرحمان کو تخت کابل سپرد کر آئے ہیں سو ابتک وہ وہاں موجود ہے مگر انصاف کہہ رہا ہے کہ اُسنے آجتک کوئی ایسی کارروائی نہیں کی جس سے ہم کہہ سکیں کہ وہ آئندہ اُسکو اچھی طرح سنبھال کر امن قایم کریگا بلکہ

بجائے امن کے رات دن یہی سن رہے ہیں کہ ملک میں غیر امنی پھیل رہی ہی اور ایک دوسرے کی کوئی نہیں سنتا پرسوں ہی ہمنے دیکھا ہی کہ غزنی میں ہل چل مچ رہی ہی + خیال کرنا چاہئے کہ ابتک یہہ بے امنی بے چینی ہل چل کیوں ہی ہم تو یہی کہیں گے کہ ہمنے افغانستان کی باگ کسی ایسے کے ہاتھ میں نہیں دی جو اُسکو درست کرے بلکہ اُسکے ہاتھ میں دی جس سے ملک مونہہ پھیر رہا ہی اور ہم اب بھی یہی کہیں گے کہ کاش امیر شیر علیخان کے خاندان میں سے کوئی شخص افغانستان کا امیر بنکر بیٹھتا تو جو بے اضطرابیاں ہل چلیں اب ہو رہی ہیں کبھی نہ ہوتیں اور ملک کا جوش فرو ہو جاتا مگر ہمنے ایسا نہیں کیا اور اب وہ ہو رہا ہی جو نہ ہونا چاہئے - ایک کا حال تو کہا جاچکا دوسرا یہ کہ ہمنے قندھار کو ہم افغانستان کا تحفہ سمجھے ہوئے تھے مگر اُسکو بھی ہم دینے کے لئے مستعد ہیں اور یہہ نہیں سوچتے کہ اگر اُسکو بھی دیدینگے تو ہم افغانستان کی تکلیف کا بدلا اور کونسا خیال کرینگے جو اطمینان دلاوے ہم قندھار کا بندوبست اچھی طرح کر سکتے ہیں ہم وہاں کی تجارت کو چمکا سکتے ہیں ہم وہاں سے وسط ایشیا کے حالات معلوم کر سکتے ہیں ہم چند ہی دن میں اُس میں سے فایدہ نکالکر اپنی جیب کو بھر سکتے ہیں پھر نہیں معلوم کہ ہم کیوں اُسے چھوڑتے ہیں ہمکو کبھی اُسکو چھوڑنا نہیں چاہئے بلکہ اُسکو اپنی پاکٹ میں رکھکر اور دیسیوں کا اطمینان اُسکو دکھا کر کر سکتے ہیں کہ ہمنے خرچ کیا لیکن یہہ اُسکا عوض بھی تو ہمارے پاس ہی + از انجمن پنجاب

اخبارات تاربرقی

کلکتہ ۱۴ فروری - مسٹر پیٹرک سکرٹری مجلس لیجسلیٹو کونسل کلکتہ کے اجلاس کے خاتمہ پر بارہ مہینے کی رخصت لینگے اور مسٹر آرجے کراسٹ ولیٹ رجسٹرار ہائی کورٹ الہ آباد صاحب ممدوح کے قایم مقام ہونگے +

لنڈن ۱۴ فروری - اخبار ٹائمز نے ایک خبر اس مضمون کی چھاپی ہی کہ لفٹنٹ جنرل ہارڈنج بمبئی کے کمانڈرانچیف مقرر کئے گئے ہیں + سر جارج کالی کے واسطے رجمنٹ حسار نمبر ۱۱ و ۲۴ بطور زاید مدد کے اور ایک ہزار سپاہی مختلف رجمنٹوں میں سے منتخب کرکے بھیجے جاوینگے دخانی جہاز سوسومہ ہینکو رجمنٹ حسار نمبر ۱۴ کے ایک حصہ کے لانے کیواسطے دربان سے بمبئی کو جاویگا + جو خبریں حال میں کیپ سے آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہی کہ جو مہلت قوم بسوٹو کے سردار مسمی لیتھیا نے ایک ہفتہ کی چاہی تھی وہ منظور ہو گئی ہی + کل ہائڈ پارک میں ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا اور اُس میں ایرلینڈ کے کورشن بل کی کاپیاں جلادی گئیں + سر فریڈرک رابرٹس کو شہر لنڈن کی فریڈم اور ایک تلوار نذر کی گئی + صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہوم ڈپارٹمنٹ نے اِس سوال کا جواب دینے سے انکار کیا کہ آیا ڈاکخانہ میں چٹھیاں کھولی جاتی ہیں یا نہیں کیونکہ یہہ سوال بے موقع ہی اور فرمایا کہ جب کبھی مفسدہ آمیز سازشیں دریافت ہوں تو صاحب سکرٹری ہوم ڈپارٹمنٹ کو اختیار ہی کہ از روئے قانون کے اِس قسم کی چٹھیاں کھول لیا کریں +

قسطنطنیہ ۱۳ فروری - اِس مضمون کی خبر آئی ہی کہ کریٹ میں ہنگامے برپا ہوئے ہیں + مسٹر گاسچن قسطنطنیہ میں پہونچ گئے ہیں اور کرنٹ ہیٹز فلیٹ سفیر جرمنی اب وہاں جارہے ہیں +

لودیانہ

۲۰ فروری کو اوسط درجہ کی بارش ہو گئی جس سے زراعت کو بڑا بھاری فایدہ پہونچا ہی + بیرونجات سے بھی خبریں آئی ہیں کہ زراعت کے لئے عمدہ بارش ہوئی + ابھی تک معلوم نہیں ہوا کہ میلہ رکھ سرکاری کا کل کو ہوگا لیکن کہتے ہیں کہ میلہ بدستور قایم ہوگا + تین ملازم جو ڈاکخانہ لودیانہ میں چٹھیات سے ٹکٹ اُتار لیا کرتے تھے اور دوے عرصہ سے ماخوذ تھے عدالت سے اُنکو دو دو سال کی قید ہوئی ہی + ہمارے ضلع کے قایم مقام ڈپٹی کمشنر بہادر بتقریب دورہ تحصیل سمرالہ میں تشریف لیگئے ہیں بیکم مارچ تک واپس آوینگے + خانہ شماری کا کام اگرچہ ۱۷ فروری کی رات کو ختم ہو چکا ہی مگر اُسکے گوشوارے کے بنانے میں بیشتر سے زیادہ کام باقی ہی - ۱۷ فروری کی شب کو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و جناب نقیر ظہور الدین خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر و جناب حافظ سکندر خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر و جناب منشی چیتر سنگھ صاحب تحصیلدار لودیانہ و جناب میر منصب علی صاحب نایب تحصیلدار لودیانہ بہیت ملازمت سرکاری شہر و گرد نواح کی جانچ پڑتال کرتے رہے کسی امر کی شکایت نہیں ہوئی اور کام بخیریت تمام ہوا +

از عدالت منتظم جایداد ناداران مسٹر سی سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر ضلع لودیانہ

مقدمہ ناداری۔ نمبر (۲)   بابت سنہ ۱۸۸۱ء

اشتہار حسب دفعہ ۳۴۷۔ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء

جو کہ سرفراز علیخان قوم پٹھان ساکن جھجھر حال لودیانہ نے حسب دفعہ ۳۴۴ ایکٹ ۱۰ سنہ ۷۷ء درخواست اپنی عدالت ہذا میں پیش کر دی ہے چنانچہ بعد سماعت عذرات ناداری اور قرضخواہانش کے عدالت ہذا نے سرفراز علیخان کو نادار قرار دیدیا ہے اور نادار مذکور نے واسطے ادائے قرضہ دگنی خود دینا ۵ ماہانہ قبول کر کے اور تقسیم کیا جانا انکا مابین قرضخواہانش کے بحصہ رسد تسلیم کر لیا ہے اسلئے اشتہار ہذا برائے آگاہی جملہ قرضخواہان مشتہر ہو کر حکم ہوتا ہے کہ تا قایمی انتظام مذکور سے سرفراز علیخان مواخذہ نالشات وغیرہ عدالت دیوانی سے مستثنی سمجھا جاوے مرقوم ۲۵۔ مئی سنہ ۱۸۸۱ء +

از عدالت منتظم جایداد ناداران مسٹر سی سٹیفن صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر ضلع لودیانہ

مقدمہ ناداری۔ نمبر (۳)   بابت سنہ ۱۸۷۹ء

اشتہار حسب دفعہ ۳۴۷۔ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء

جو کہ سردار محمد جلال الدین پنشنخوار ساکن لودیانہ نے حسب منشائے دفعہ ۳۴۴۔ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۷۷ء درخواست اپنی عدالت ہذا میں گذرانکر حسب رضامندی قرضخواہان خود بغرض ادائے قرضہ دگنی خود مبلغ ۵ ماہانہ دینا قبول کر کے اور تقسیم کیا جانا انکا مابین قرضخواہانش بحصہ رسد تسلیم کر لیا ہے چنانچہ حسب مذکورہ صدر عملدرآمد ہو رہا ہے اسلئے اشتہار ہذا برائے آگاہی جملہ قرضخواہان نادار مذکور کے مشتہر کیا جاتا ہے کہ تا قایمی انتظام مذکور الصدر کے سردار محمد جلال الدین مواخذہ دیوانی از قسم نالشات وغیرہ مستثنی سمجھا جاوے مرقوم ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۸۱ء +

از عدالت منتظم جایداد ناداران مسٹر سی سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع لودیانہ

مقدمہ ناداری۔ نمبر (۴)   بابت سنہ ۱۸۸۱ء

اشتہار حسب دفعہ ۳۴۷۔ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۸۷۷ء

جو کہ محمد یعقوبخان قوم پٹھان پنشنخوار ساکن جھجھر حال لودیانہ نے درخواست اپنی حسب منشائے دفعہ ۳۴۴ ایکٹ ۱۰ سنہ ۷۷ء گذرانکر اپنے تئیں ثابت کرا دیا ہے کہ وہ نادار ہے اور عدالت ہذا نے اسکی ناداری منظور کر لی ہے۔ نادار مذکور نے جملہ جایداد منقولہ وغیر منقولہ عدالت ہذا کے سپرد کر دی تھی چنانچہ رسیور نے جملہ جایداد نیلام کر کے زر نیلام کو مابین قرضخواہان نادار کے بحصہ رسد تقسیم کر دیا اور برائے آیندہ تا بیباقی قرضہ دگنی خود کے نادار نے مبلغ ۵ روپیہ اپنی پنشن سے ماہانہ دینا قبول کیا ہے چنانچہ ہر ماہ مبلغ ۵ بھی بحصہ رسد باہم قرضخواہان تقسیم کر دئے جاتے ہیں اسلئے اشتہار بغرض آگاہی جملہ قرضخواہان مشتہر ہو کر حکم ہوتا ہے کہ تا قایمی انتظام مذکورہ صدر کے محمد یعقوبخان نادار کو مواخذہ عدالت دیوانی از قسم نالشات وغیرہ سے مستثنی سمجھا جاوے ۲۵ مئی سنہ ۱۸۸۱ء +

از عدالت منتظم جایداد ناداران مسٹر سی سٹیفن صاحب بہادر جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع لودیانہ

مقدمہ ناداری۔ نمبر (۵)   بابت سنہ ۱۸۸۱ء

اشتہار دیوالیہ قرار دیا جانے کا

جو کہ بدھاؤمل پسر ناٹومل قوم بانیہ ساکن لودیانہ کی حسب منشائے دفعہ ۳۴۴ ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۷۷ء کے درخواست اپنی عدالت ہذا میں پیش کر کے جملہ جایداد منقولہ وغیر منقولہ کو عدالت ہذا کے سپرد کر دیا تھا چنانچہ جایداد مذکور نیلام ہو کر زر نیلام بحصہ رسد مابین قرضخواہان بدھاؤمل نادار تقسیم کر دیا گیا چونکہ اصلی رقم قرضہ کا ایک ثلث ادا ہو چکا اسلئے عدالت ہذا نے جملہ مطالبات قرضہ ہائے برائے آیندہ بدھاؤمل نادار کو حسب منشائے دفعہ ۳۵۵ ایکٹ ۱۰ سنہ ۷۷ء بری کر دیا ہے لہذا اشتہار بغرض آگاہی جملہ قرضخواہان بدھاؤمل نادار مذکور مشتہر ہو کر مطلع کیا جاتا ہے کہ بدھاؤ نادار برائے آیندہ ہر ایک قسم کی ذمہ واری قرضہ ہائے اور نیز ہر ایک قسم کے مواخذہ عدالت دیوانی سے بری کیا گیا ہے مرقوم ۲۵ مئی سنہ ۱۸۸۱ء

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ٹینکو نیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی۔ ای۔ وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا